U344 P - 12-1-10

Title - KASAUTI

Creator - Khaaksaar Khamosh.

Publisher - Azizi Press (Agra).

Date —

Pages - 27

Subject —

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

20 OCT 56

کسوٹی

مسلمانون کے پڑھنے اور سننے کا عجیب دلچسپ ناول

یہ کسوٹی مومن کے دل کو کس کر بتاتی ہے کہ

اس مین کھرا اسلام کتنا ہے اور ملمع کسقدر

سچے مسلمان پڑھ کر بلبلا اوٹھین گے اور خالی خولی اوّل تو پڑھنے ہی کیون لگے تھے اور اگر خاطراً تھوڑا بہت دیکھینگے تو اونہین ذرا بھی لطف نہ آئیگا اور آخر ردی مین ڈال دینگے

حسب فرمایش یکے از احباب خاکسار خاموش نے تالیف کیا اور

عزیزی پریس آگرہ مین منشی عبدالعزیز خان کے اہتمام سی چھپا

ملنے کا پتہ - آنریری سکرٹری انجمن معین المسلمین بیاور راجپوتانہ

قیمت محصول ڈاک وصول ہدیہ مفت

شکریہ

میرا دلی شکریہ پہنچے اوس گمنام اور بہی خواہ دوست کو پہونچے جو نہ بی اے ہے نہ ایم اے نہ وکیل ہے نہ بیرسٹر نہ تعلقہ دار ہے نہ مالدار سوداگر نہ بڑا عہدہ دار ہے نہ سوپچاس کا نوکر، مگر پہلو مین ایک دردمند دل رکہتا ہے جس نے تقاضا کر کے یہ رسالہ لکہوایا ہے جس نے اسکا کل صرفہ کا بار اپنی جیب خاص پر ڈالنا منظور کیا ہے اور لطف یہ کہ اپنا نام بتانے کو بہی منع کرتا ہے۔ کاش ایسے لوگ کثرت سے ہم مین پیدا ہوتے۔

کمترین خادم قوم

پہلے یہ پڑہ لیجے

ملتمس۔ اگر آپ میرے دینی بہائی (مسلمان) ہین تو مجہے حق حاصل ہے کہ آپ سے گذارش کرون کہ لیّٰہ تہوڑا وقت نکال کر اس رسالہ کو پڑہ ڈالیے بس یہی اسکی قیمت ہے جو آپ سے مانگی جاتی ہے۔ اگر یہ درد کی کہانی آپ کی دلچسپی کا باعث ہو تو اپنے اور دوستون کو بہی اس سے محروم نہ رکہیے۔ اور کم از کم دس بیس نگاہون تک تو اسے پہونچا دیجیے۔

ارادہ ہے کہ یہ رسالہ یا اسی قسم کے اور رسالے بار بار طبع کرا کر عزیزون مین مفت نذر کیے جائین اس لئے جو بزرگوار اس مفید اور ضروری مد مین اگر کچھہ دینا ثواب خیال فرمائین تو جو رقم چاہین (قلیل یا کثیر کا خیال نہو) سیکرٹری صاحب

انجمن معین المسلمین بیاور راجپوتانہ کے نام بھیجدین ۔ آیندہ اشاعت مین ایسے مخیر بزرگون کے اسم گرامی کی فہرست شامل رسالہ کردی جائیگی۔

نیازمند **مؤلف**

اسلامیہ انجمنون سے التماس

ہندوستان کی کل اسلامی انجمنون کا فرض ہے کہ یا تو اس رسالے کو اپنے خرچ سے طبع کرا کر مسلمانون کے کثیر گروہ تک پہنچائین ورنہ صرف لاگت پر ہم سے لیکر مفت تقسیم کرین۔

آنریری سکریٹری معین المسلمین بیاور راجپوتانہ

دوسرا شکریہ

مین مالک وکارکنان عزیزی پریس آگرہ کا بھی قوم کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے اس رسالہ کو محض قومی کام سمجھ کر خاص رعایت سے چھاپا ہے۔

خاموش

ربالہ ہو چکا ہے۔

پُر درد کھانی

اللہ اللہ عجب پرآشوب وقت ہے دُنیا کی کل قومین میدان عالم مین مسلح ہوکر اپنی اپنی وردی مین آ ڈٹی ہین زمانہ کا نقیب ایک بلند مینار پر کھڑا ہوکر پکار رہا ہے کہ لوگو سن لو یہان کسی کی رو رعایت کا کام نہین امتحان مقابلہ ہے جو بڑھیگا سو پاویگا ہمین چوگان ہے ہین گوے کا مضمون ہے تم سب کے سب ایک سطح پر کھڑے ہو جیت کا زرین پیالہ وہ دیکھو اونچی جگہہ پر رکھدیا گیا ہے دوڑو بھاگو جو آگے نکل جائیگا اوسی کے ہاتھہ یہ گوہر مراد آویگا۔

کاش یہ ہوتا کہ یہ زرین پیالہ معمولی آج کل کی گھوڑ دوڑ یا کرکیٹ فٹ بال کے کھیلون کی ہار جیت کا انجام ہوتا اور ہم اپنے بھائیون کو یہ لکھکر سمجھا دیتے کہ چلو ہم ہارے ہی سہی بیٹے کی موچھہ اونچی نہ سہی نیچی ہی سہی دنیا چند روزہ ہے عزت و ذلت ایک خواب و خیال ہے دائمی مسرت تو اپنی ہی ملکیت ہے مگر آہ یہ پیالہ تو نشان ہستی ہے جسکے قبضہ مین یہ رہیگا وہی وہی رہیگا باقی مٹا دیے جاینگے؛ کاش یہ ہوتا کہ یہ پیالہ صرف دنیاوی ہی ہستی کا پیمانہ ہوتا اور دین جسکو ہم دنیا پر ترجیح دیتے ہین پر اسکا کچھہ اثر نہ پڑتا۔ مگر نہین وہان تو حکم ہے کہ جسکے ہاتھہ سے یہ گیا اوس سے سب کچھہ گیا خسرۃ الدنیا والآخرۃ نہ دین رہیگا نہ دنیا۔

دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔

میدان مختلف قسم کی وردی پوشون کھلاڑیون سے بھرا پڑا ہے ہر پارٹی قدم بڑھانیکو دیتا تو اب یہ انکے طرز انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ سب پارٹیان سیکھی سکھائی اور مشق پر چڑھی

ہوئی ہیں - ہر فرد اپنے کپتان کی حکم پر کنوئیں میں گر جانے کو بھی تیار کھلاڑیوں کے

چہروں سے ایک ایسی امنگ کا پتہ چل رہا ہے گویا وہ پکار کر کہہ رہے ہیں کہ یا تو آج مرجائینگے

یا پیالہ لینگے - کاش یہ کھلاڑی ایسے ہی معمولی کھلاڑی ہوتے جسکو دوسری پارٹی کے کھلاڑیوں

کو سوائے ٹانگ مار کر گرا دینے کے اور کوئی نقصان پہونچانیکی اجازت نہ ہوتی مگر نہیں

وہاں تو ہر قسم کے ہتھیار رکھنے کی اجازت ہے اور حکم ہے کہ جو جسکے سامنے آجائے

کاٹ کر پھینک دو، بھون ڈالو، تباہ کر دو - کاش ہتھیار بند کھلاڑیوں کے ہتھیار ڈھال

کی ڈھال تلوار چھری کٹار یا زیادہ سے زیادہ توڑیدار بندوق ہوتی کہ ہم اپنی پارٹی کے

کان میں کہدیتے کہ بھائیو چاق چوبند کھلاڑیوں سے ذرہ دور دور رہنا یا جب تک وہ اپنے

توڑے سلگائیں تم زد سے آگے نکل جانا - مگر آہ یہ کہاں وہاں تو گلے میں کارتوسوں

کے ہار پڑے ہیں اور کندھوں پر وہ نوایجاد ہتھیاں ماڑین بندوقیں ہیں جو ایک منٹ میں

دو سو فیر کرکے مخالف کو چنوں کی طرح بھونکر رکھدینے پر آمادہ ہیں -

اُفوہ یہ تو بیڈ بھبھٹری ! نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن - دوڑ میں شریک ہوئے

بغیر چارہ نہیں - مگر جیت کے پیالہ تک ہم پہونچ بھی سکتے ہیں ؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسری

پارٹیاں راستہ صاف کرنے کی غرض سے کچل کر رکھدیں اور اونکے لوٹوں کی ایڑیوں

کے نیچے بڑی بڑی مقدس کھوپڑیاں روندی جائیں - اس سے بھی بہتر ہے کہ ہم اپنے

جگہ پر اپنی عزت آبرو لئے کھڑے رہ جائیں - مگر وہاں تو یہ اجازت بھی نہیں قانون

قدرت کا نقیب تو پکار رہا ہے کہ جینا ہو تو عزت سے جیو ورنہ کوڑے کچرے کا کام نہیں -

خس کم جہاں پاک خودکشی کرلو ورنہ مار دیئے جاؤگے ! کھڑے رہنے کی اجازت نہیں یا تو

ترقی کی بلندی کی طرف بڑھتے چلو یا غار تنزل کی طرف بڑھو تاکہ گر کر قصہ پاک ہو جائے -

اچھا آؤ ہم اپنی پارٹی کا جائزہ تو لیں اوسے چیک تو کریں شاید اوس میں کوئی ایسی چیز موجود ہو جس میں امید کامیابی کی جھلک ہو۔

ظاہری حالت کو دیکھئے جتنے ہیں اوتنے ہی رنگ کے لباس ہیں کوئی جبہ و دستار میں مست ہیں تو کوئی کوٹ پتلون میں اکڑ رہے ہیں کسی کے پاؤں میں سلیم شاہی ٹیڑھے حاشیے کا جوتہ ہے تو کسی کے پاس بوٹ ساک اور ڈاسن کا شوز بہتیرے پھٹی پھٹی جوتیوں سے سڑک کی دھول اوڑانیکو آمادہ ہیں بعض ہیں کہ ننگے پیر ہی کام چلانے کو تیار ہیں۔

سروں پر نگاہ ڈالئے کہیں تو سفید عمامے کہیں چکر دار پگڑیاں تو کہیں ترکش کیپ تو کہیں دوپلی دیوپلیاں یا الہی یک رنگی چھوڑ بہیات تو دو رنگی بھی نہیں بیسوں رنگ ہیں کہ ایک دوسرے سے نہیں ملتے خیر ظاہر پر خاک ڈالو باطن اچھا چاہیئے آؤ بہتر کی چیز ٹٹولیں شاید گدڑیوں میں لعل چھپے ہوں افسوس یہاں سے بھی جواب صاف ہے۔ ارے بھائی باطن کا عکس ظاہر ہے جسکا باطن اچھا ہوگا ظاہر یقینی اچھا ہوگا۔ لو سنو دو رائیں آپس میں نہیں ملتیں پارٹی کا کثیر گروہ تو کہتا ہے کہ میدان میں آنے کی ضرورت ہی نہ تھی ناحق ہمیں موکہ دیتے ہو یہ لہو و لعب بالکل بیہودہ ہیں پیالہ کوئی چھینے ہماری ہستی اور عزت و حرمت تو بیمہ شدہ ہے زمانہ کا نقیب بکتا ہے بکنے دو وہ ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے ہم ذرا سا تھوک دینگے تو سب کے پیٹ پھٹ جائینگے کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ تو کہتے ہیں نہیں میدان میں ہمیں آنے کی ضرورت تو ہے مگر یہ کام دوسرے کریں اپنے ہاتھ پیروں میں سکت نہیں چوپل کر دوڑیں بعض ایسے ہیں کہ دوڑنے کو بھی تیار ہیں مگر ایک کپتان کے حکم میں رہنا پسند نہیں کرتے جدا جدا کپتان بنا رہے ہیں اور ایک پارٹی دوسری پارٹی کی انتخاب سے مخالفت کر رہی ہے ایک دوسرے کے درپے آزار ہے بعض ایسے ہیں

کہ سب کچھہ کرنے کو موجود ہین مگر خواہش دلی یہ ہے کہ اگر پیالہ ہاتھہ آئے تو مین اکیلا ہی کہاؤن ۔ پارٹی اونکی طرف سے کوئی مین پڑے چند گنتی کے ایسے بھی ہین جو مل کر کام کرنا چاہتے ہین اور کہتے ہین کہ سب کی عزت مین اپنی عزت اور سب کی زندگی مین اپنی زندگی ہے "مرو تو سب مرو جیو تو سب جیو" مگر غضب یہ ہے کہ یہ اتنے تھوڑے ہین کہ انکی آواز بھی پورے طور سے کل پارٹی مین نہین پہونچتی ۔ کچھہ ایسے بھی من چلے ہین اور جوشیلے جو میدان مقابلہ کی ضرورتون سے خبردار ہو کر مسلح گہر سے آئے ہین اور حریفون کا ترکی بہ ترکی جواب دینے کو مستعد ہین مگر اونکے ہتھیار کچھہ ایسے زنگ خوردہ اور پرانے زمانے کے ہین کہ اونکا عدم وجود برابر سا ہے ادہر کرچ اور زہر سے بجھائی ہوئی سنگین ادہر بہیری گنگے ادہر بھری مارٹن رائفل ادہر توڑیدار بندوق ادہر آہنی زرہ بکتر ادہر کندہون پہ پہٹی چادرین "

پناہ بخدا ! یہ سخت مقابلہ اور یہ تیاریان کیسے ہوگا کیا ہوگا کون پوچھے اور کس سے پوچھے اور کون جواب دے گ

ہم تو چاہتے ہین کہ اپنون کو زمانہ کے حالات سے اشارے اشارون مین خبردار کردین اور فرضی قصے کہانیون کے ذریعے سے اونکو سمجہا دین کہ وہ کن خطرون مین ہین مگر ڈر لگتا ہے کہ کہین یہ جواب نہ ملے کہ رمز و کنایہ شاعرانہ تلازمون کو ہم خاک نہین سمجھتے کیسا میدان کس کا مقابلہ کمان کا کہیل اور کیسی ہار جیت ۔

لہذا ۔

بہتر یہی ہے کہ صاف صاف کان کہول کر کہدیا جائے اور کوئی حجت باقی نہ رہے جو اسپر بہی نہ سمجہین وہ تو پہر اونسے خدا سمجھے !

بہائی مسلمانو! یون تو تاریخ صاف کہہ رہی ہے کہ اسلام پر ایسے حملے صدہا ہو چکے ہین اور مخالفت وعداوت کی آگ پر یہ سونا پچاسون دفعہ تپایا جا چکا ہے مگر آجکل کی ہوا جو زیادہ خوفناک شکل مین نظر آرہی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ اوس زمانے مین اگر حملے سخت تھے تو مقابلہ والے اونسے سخت تر تھے مگر ان دنون معاملہ برعکس ہے اُس زمانے کے مسلمانون کی آزمایش تلوارون کے سایہ تلے ہوئی اور وہ کہرے اوترے آج دہیلے چدام سے امتحان ہو رہا ہے اور اُمید کامیابی نہین ۔

آنکھون والے دیکھتے ہین اور کانون والے سنتے ہین کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے ساری کی ساری قومین جاگ پڑی ہین تعلیم وتربیت کے لئے جان لڑا رہے ہین صنعت وحرفت کی مالک بننے کے واسطے گھر بار تک لٹا رہی ہین کوئی قومی مدرسے کھول رہا ہے کوئی کانفرنس اور مجلس بناکر بیہودہ اور مضر رسوم کی اصلاح کر رہا ہے وہ لوگ جو غیر کا سایہ آ پڑ جانے سے سات دفعہ اشنان کرتے تھے آج چمار بہنگیون کو اپنے مین ملانیکی فکر مین ہین جنکی عورتین زندہ خاوندون کی ساتھ پہونک دی جاتی تہین آج بیواؤن کا نکاح ثانی کر رہے ہین ۔ چرند پرند لنگر پتھر درخت آگ پانی کے پوجنے والے توحید کا دعویٰ ہی نہین کرنے لگے بلکہ توحید سکھانیوالون کی نکتہ چینیان کرکے اونکا منہ چڑا رہے ہین ۔

نقلی تلوار دیکھ دیکھ کر دہوتی نجس کر دینے والے آج شوربیر کا لقب لینا چاہتے ہین کل جو کسی کی شاگردی کو اپنا فخر جانتے تھے آج اونکو شاگرد بنانا بہی کسر شان خیال کرتے ہین کل جو اپنے ننگے پیرون سے کسی کے سفید فرش پر دہبہ پڑ جانے کے خوف سے دور کہڑے ہو کر سلام کرتے تھے آج عدالت کی مسند اور افسرون کی کرسیون کی زینت ہین غرض ایک انقلاب ہے کہ اوسنے سرہانیکو پائینتی اور پائینتی کو سرہانہ

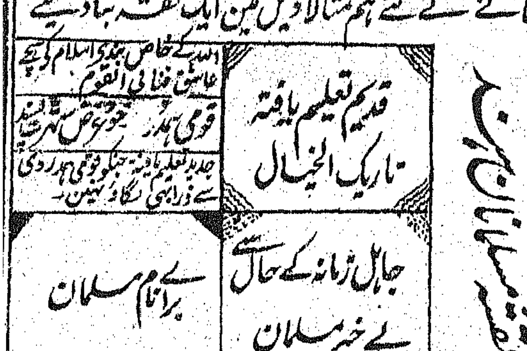
کر دیا ہے۔

ہمین اسکا تو غم نہین کہ ایسا کیون ہو رہا ہے ہم حاسد نبکر دنیا مین رہنا پسند نہین کرتے اگر کوئی ترقی کرتا ہے شوق سے کرے چشم ما روشن دل ماشاد ہر قوم ہر فرقہ کو حق حاصل ہے کہ ترقی کرے خدا کے حکم یا قانون قدرت کی یہی صدائے عام ہے کہ جو گھٹیگا وہ گھٹایا جائیگا جو بڑھیگا وہ بڑھایا جائیگا۔ خدا اونکی مدد کرتا ہے جو ہمت کرتے ہین۔ پھر ہم کون جو دوسرون کی ترقی دیکھکر جلین اور خود تو کچھہ کر نسکین اور دوسرونکو کچھہ کرتا نہ دیکھہ سکین نہین ہماری یہ منشا ہرگز نہین ہم تو صرف اپنے بہائیون کو یہ دکہانا چاہتے ہین کہ میدان مقابلہ مین اورون کے مقابل مین اونکا کیا پوزیشن ہے اور اگر اونہون نے اپنی خبر جلد نہ لی تو کیا ہونا ہے۔

اب ہماری حالت کا ملاحظہ ہو

کہنے کو تو ہمارا ٹڈی دل بہتیرا ہے مردم شماری کے رجسٹر دیکھکر ہم خوش ہین کہ ہمارا شمار سات کروڑ کے قریب ہے مگر جب پڑتال کر کے پتہ لگایا جاتا ہے کہ ان مین کام کے آدمی ہین تو نتیجہ مایوسی سے بھرا ہوا نکلتا ہے۔

زیادہ واضح طور سے سمجھانے کے لئے ہم مثالاً ذیل مین ایک نقشہ بتا دیتے ہین جسکو دیکھکر مسلمانون کی پوزیشن کی صحیح تصویر معلوم ہو جائے گی۔



اور دیکھنے والا فوراً جان لیگا کہ اگر قوم مسلمان کی اسوقت برابر چار حصے کئے جائین تو اونکا ایک چوتھائی حصہ تو ایسا ہے کہ اونمین اور بہیل گونڈونمین اسوقت بالکل ذرا سا فرق ہے اور اگر اونکی جلد خبر نہ لی گئی تو عنقریب وہ دوسرون مین جذب ہو جائیگا - اب رہے تین حصے ان مین سے ایک حصہ ایسا ہے کہ اونکا عدم وجود برابر ہے جہالت نے اونکو ایک اندہیرے کوئین مین بند کر رکہا ہے نہ وہ آنکہہ کہول کر دیکہنا چاہین اور نہ یہ پسند کرین کہ کوئی دوسرا اونکو دیکہے - اسلام کے نام لیوا ہین اعتقاد کے پکے اور صاف دل ہین لیکن ان لوگون پر جنکا اثر ہے وہ موتیا بند کے مرض مین مبتلا ہین انکی کیا آنکہین کہولینگی

اب دو حصے باقی رہے اس مین سے ایک حصہ وہ ہے جو پڑہا لکہا ہے مگر جاہلون سے بدتر صرف حرف شناس ہین زمانہ شناسی کا پتہ نہین نہ اخبار پڑہین نہ کتابین دیکہین نہ اپنی خبر نہ دوسرون سے واقفیت نہ جوش نہ حمیت نہ ذلت سے نفرت نہ عزت کی پروا قومی ہمدردی دوسرون کی بہبودی سو تو انکا واسطہ ہی کیون ہونے لگا تہا جبکہ انکو اس کوچہ کی ہوا بہی نہ لگی ہو

اب ایک حصہ قوم کا اور باقی رہا اس کے ہم پہر تین برابر کے حصے کرتے ہین اور ایک حصہ تو اوس مدمین سے لے جاتے ہین جو کامل تیس سال کی ہا ہا سے پکارا اور تگاپو سے عالم وجود مین آیا ہے یعنی وہ نوجوانون کا تعلیم یافتہ گروہ جو جدید تعلیم سے فارغ ہوکر روٹی کمانیکے لایق بنا دیا گیا ہے مگر قومی بہتری کے لحاظ سے وہ حصے کہیں تین سے کچہہ زیادہ مفید نہین ثابت ہوا - اور اگر قوم اون پر کچہہ ناز کرسکتی ہے تو صرف اتنا کہ وہ بجائے گداگری کے اپنی روٹی آپ کما کر کہا لیتے ہین باقی بس وہ اپنی ہمسرون کی جانفشانی کا یہی نتیجہ جان رہے ہین کہ گریجویٹ ہوکر کہین تحصیلدار ہوگئے - الساالسدغیرسلا -

نہ انکو قومی معاملات سے مس ہے نہ دل مین چوٹ نہ طبیعت مین امنگ ۔

اس گروہ سے ایک طرح قوم کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے کیونکہ تعلیم کا بہتر نتیجہ نہ پاکر شایقون کے دل بیٹھے جاتے ہین وہ مثال مین ایسے ہی عقلیتون کو پیش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر تعلیم کا اثر روشن خیالی اور علو ہمتی ہوتا تو یہ کیسے کورے رہتے ۔

اب دو حصے رہے جس مین ایک حصہ وہ ہے جو تعلیم یافتہ بھی ہے زمانہ کی ضرورتون سے بھی آگاہ ہے قومی ترقی کے راز کو سمجھتا ہے قومی کامون مین شریک بھی ہوتا ہے اور قومی بہبودی اور مذہبی فلاح کے کامون کو خود بھی کرتا ہے مگر اسکے کامون سے قوم کو محض اسوجہ سے جو نفع پہونچنا چاہیے تھا نہین پہونچا کیونکہ اسکے ہر کام کی تہ مین اسکی ذاتی غرض جھلک مار جاتی ہے اور بنی بنائی عمارت ذرہ کی ذرا مین دھڑام سے نیچے آ رہتی ہے یہ گروہ فی الجملہ کام کا ہے اگر ذرا خلوص اس مین پیدا ہو جائے تو قوم کا ایک بڑا حصہ کارآمد بن جائے ۔

اب صرف ایک حصہ رہا جسکو ہم قومی عمارت کی بنیاد یا قومی آسمان کا آفتاب یا اسلام کا خالص جوہر کہتے ہین کیونکہ اگر خدا نے یہ پاک نفوس نہ پیدا کر دیے ہوتے جو آج خود اپنے گھر ون کو ڈھا کر قومی عمارت بنانے مین مصروف ہین خود پر خواب و خور حرام ہے مگر فکر یہی کہ کسی طرح قوم بیدار ہو خود کو مٹا کر قوم کو بنا رہے ہین نہ ذاتی غرض ہے نہ خودی کا لگاؤ ۔ نہ کسی کی تعریف سے خوش ہوتے ہین نہ کسی کی گالیون کا برا مانتے ہین ایک دھن ہے کہ لگی ہوئی ہے ارادے مین ایسے پختہ ہین گویا قبر کی منزل تک اپنی چال مین فرق نہ آنے دینگے خواہ کتنی ہی مشکلات کا سامنا ہو ۔

مگر ستم یہ ہے کہ انکی مثال آٹے مین نمک کی بھی نہین اونٹ کے منہ زیرا انکی بھر کر دیکھن الیل

(مٹی کا تیل) مین ایک بوند عطر کی بہلا اتنے بگڑون ہوؤن مین یہ گنتی کے کام کرنے والے وہ بہی جبکہ اکثر اون مین سے ضعیف العمر تہکے تہکا ئے دنیاوی افکار سے چورا چور قبر مین پیر لٹکائے ہوئے (عمرش دراز باد) کام چلے تو کیونکر۔ ابتو یہ بیڑا جب ہی پار لگے کہ قوم مختلف درجون مین ترقی کرے جسطرح اسکول کے طلبا درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے پرائمری سے ایم اے تک پہنچ جاتے ہین خلوص کے ساتھہ کام کرنے والون مین بعض شامل کرکے کام کرنے والے آئین اور یہ حصہ قوم کا اتنا کثیر ہو جائے کہ وہ سارے ملک مین پہیل سکے اور کم از کم ہر سو مسلمانون مین ایک ایسا پاک صاف سچا پکا قرون اولیٰ کا نمونہ مسلمان موجود ہو جو اپنے آئینہ باطن کا عکس سو آدمیون پر ڈال کر اون کو اپنا سا بنا لے۔

آمدم بہ مطلب

مسلمانو! ٹیپ کا بند اور مقطع کا شعر یہ ہے کہ تم اور تمہارا مذہب اور تمہارا وجود خطرے مین ہے گو مانا کہ تمہارے سر پر ایک مہذب اور منصف گورنمنٹ کا سایا ہے اور اسوجہ سے آج تمپر تلوار بندوق سے کوئی حملہ نہین کرسکتا مگر پہر بہی تمہارے مٹانے کیلئے وہ ڈائنامیٹ تیار ہو رہا ہے کہ ایک اشارے سے تمہارا کہین پتہ نہ ملیگا۔ ہمنے مانا کہ تم مین بہی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہین جو راز قومیت کو کچھ سمجھنے لگے ہین اور دوسرون کے مقابلہ مین تم نے بہی کچھ کرنا شروع کردیا ہے مگر ہم چاہتے ہین کہ آج تم کو اورون کے کام اور انتظام کی جہلک بتا دین تاکہ اوسکو دیکھکر تم اپنا اور دوسرون کا مقابلہ کرکے فیصلہ کرلو کہ منزل مقصود پر کون پہونچیگا۔ عیسائی مشنریون کا انتظام اونکے کام کرنے کے طریقے اونکی ترقیات ہم تم کو پہر بتا دینگے جسسے تم کو پتہ لگے گا کہ ہر سال تمہارے کتنے بچے جنکی رگون

ایرانی اور عربی خون لہرین مار رہا ہے۔ تمہاری غفلت تمہاری جہالت تمہاری ضلالت کی وجہ سے تم سے نکل کر تمہارے ہی عدو بن رہے ہین۔ فی الحال ہم تم کو ہندوستان ہی کے ایک چھوٹے سے فرقے کا کام بتاتے ہین جسکا شمار سارے ملک مین چند لاکہ سے زیادہ نہ ہوگا کون سا فرقہ آریہ سماج کا نام تم نے ضرور سنا ہوگا مگر کام نہ دیکھا ہوگا لو آج ہم اوسکی مفصل اور صحیح رپورٹ تمہارے پاس پیش کرتے ہین پڑہو اور جانو کہ کام یون کیا جاتا ہے ایک ہم ہین کہ آے دن دل خوش کرنے کی گہر گہر انجمنین بنتی ہین اخبارون مین زور شور سے ذکر آتا ہے باقی اگر دیکھا جاے کہ کام کیا ہوا تو اللہ کا نام ہے اگر کچہہ ہوتا بہی ہے تو انتشار قوت کی وجہ سے اوسکا کوئی نتیجہ نہین گہر گہر ڈیڑہ اینٹ کی مسجد بنتی ہے نہ کوئی کسی کا ماتحت ہے نہ کسی کا افسر ساری فوج کپتان بننا چاہتی ہے سپاہی کہان سے آوین۔ غرض بے اصول جو کام بہی ہے وہ نہ ہونے کی برابر ہے۔

اخبارات پڑہنے والے تو واقف ہین کہ آریہ سماج کیا ہے اوسکا کیا کام ہے علاوہ برین آریہ سماج یہ رپورٹ قومی اخبارات مین طبع بہی ہوچکی ہے مگر ہمین اسکو علحدہ طبع کرکے اون بہائیون کے ہاتہون تک پہونچانا ہے جو ہین تو بڑے سچے پکے دیندار مگر اخبارات نہ پڑہنے کی وجہ سے اپنے پیر تلے کی سرنگون سے بے خبر ہین جو اونکو اڑانیکی غرض سے لگائے جا رہے ہین۔

آریہ سماج جسکا کارنامہ ہم اپنی قوم کے سامنے دہرتے ہین وہ جو شیلی اور اولو العزم جماعت ہے جو کامل تیس سال سے برابر ایک چال سے کام کر رہی ہے اور جسکا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ مسلمانون کی بربادی کی کوئی تدبیر اوٹہا نہ رکہی جائے گو یہ الزام بہت بہت ہے اور ہم بہی یہ الفاظ قلم سے نکالتے ہوئے ہچکچاتے ہین، مگر کیا کیا جائے

سچ کو چھپایا نہین جاتا جبکو شک ہو اونکے کل اخبارات اونکی کل کتابین پڑہیئے اونکے وعظ اونکے لیکچر اونکے واکہیان سنئیے اونکے بہجن اونکے گیتونکا ملاحظہ کیجیئے اور کوشش کرکے بتائیے کہ کسی مین مسلمانون پر چوٹ نہ کی گئی ہو اونکے واجب الاحترام رہنماؤن کو گالیان نہ دی گئی ہون اونکے بزرگون پر اتہام نہ لگائے گئے ہون - یہ حضرات اپنے بچے کو جو پہلا سبق پڑہاتے ہین یہ ہوتا ہے "کہ تم مین سب خوبیان تہین مسلمانون نے اگر تمہارا ناس مار دیا تمہارے بڑون کو تلوار دکہا کر مسلمان کرلیا - تمہارے سب علم و ہنر کے خزانے جلا ڈالے" غرض کہ دنیا بہر کے جتنے عیب تم مین ہین وہ مسلمانون نے تم کو سکہلائے ہین " وہ بچہ بالغ ہونے سے پہلے سیکہہ جاتا ہے کہ مسلمان ہی ہمارے پرانے دشمن ہین اور نادر اور اورنگزیب کے فرضی ظلم و ستم کا بدلہ وہ آج کل کے مظلوم مسلمانون سے لینا اپنا مذہبی اور قومی فرض خیال کرنے لگتا ہے اوسکا عین فرض ہوجاتا ہے کہ جسطرح بنے ملیکشون سے ملک پاک کردیا جاوے اور رفتہ رفتہ علم و ہنر تجارت فلاحت حکومت سے محروم کرکے اونکی ہستی کا خاتمہ کردیا جائے۔

ہمین کامل اُمید ہے اس مختصر عرضداشت اور آریہ سماج کی سرگرمیان کو پڑہکر کوئی مسلمان بشرطیکہ اوس کے قلب مین نور ایمان کی ایک شعاع بہی باقی ہو خون کے آنسو بہائے بغیر نہ رہیگا " گویا ہمارا یہ پمفلٹ مومنون کے قلوب کی کسوٹی ہوگی جسپر مسلمان اپنے دلون کو کسکر دیکہینگے کہ آیا اون مین نور ایمان کی کوئی جہلک باقی ہے یا صرف قالب رہ گیا ہے روح غائب ہوگئی کیونکہ اتنا جانکر بہی اگر کسی کی رگ حمیت مین حرکت نہ پیدا ہو خون مین جوش نہ آئے تو جان لینا چاہیئے کہ حقیقت مین اوسے اور اسلام کو کوئی نسبت نہین بلکہ ایسے لوگ اگر لطف دنیا حاصل کرنے کی غرض سے

دوسری سوسائیٹیون مین جاملین توزیادہ مناسب ہوگا اونکی مزے سے گذرے گی اور ایک مقدس مذہب بدنامی سے بچیگا۔ *

آخری الفاظ

جنٹلمینو، مولویو، صوفیو، گوشہ نشینو، آزاد خیال، بیفکرو، سنیو، شیعو، مقلدو، غیر مقلدو، احمدیو، غیر احمدیو، یادرکھو تم سب ایک ناؤ پر سوار ہو، ناؤ کی سلامتی مین سب کی سلامتی ہے مل کر کام کرو اور مجموعی کوشش سے کشتی کو بھنور سے نکال لو ورنہ خبردار، اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبینگے سارے۔ کام سیکڑون کرنیکے ہین تعلیم کی ہمکو ضرورت۔ اصلاح رسوم کی ہمین ضرورت۔ درستی اخلاق کی ہمین ضرورت بیکارو کو کام سے لگانے کی ہمین ضرورت۔ جو جسکے سمجھ مین آسے کرے جس شاخ مین جسکو دلچسپی ہو اوس مین ہاتھ پیر ہلائے مگر مخالفت کو چھوڑ کر ذاتی اغراض کو بالاے طاق رکھکر مقدور والے روپیہ سے مدد کرین تندرست ہاتھ پیرون سے پڑھے لکھے قلم سے۔ فصیح و بلیغ زبان سے۔ زاہد و عابد دعا سے۔ غرض کوئی دل بیفکر نہ رہنے پہر دیکھیے توفیق الٰہی۔

دعا

رب العالمین الفاظ مین اثر دلون مین درد ارادون مین استقلال نیت مین خلوص دماغون مین روشنی عطا فرما۔ بار الٰہا گنہگار ناشکرے بندے کی توبہ قبول فرما اور ان سے چھینا ہوا نور جو تو نے اونکی پاداش اعمال مین سلب کر لیا ہے بخشدے کیونکہ اوس کے بغیر ہما اندھیر الگپ ہو رہا ہے اور چارون طرف ہاتھ مارتے ہین صراط مستقیم کا پتہ نہین لگتا۔ راقم ادارہ تعلیم حامو

آریہ سماج اور اوس کی باقاعدہ سرگرمیان

آریہ سماج کی اسوقت سات بڑی انجمنین ہین جو ویدک مذہب کی حفاظت اور اشاعت کے لیئے قایم کی گئی ہین ان مین سے ہر ایک انجمن کو آریا پرتی ندی سبہا کہتے ہین پنجاب کی صدر انجمن جو پنجاب آریا پرتی ندی سبہا کے نام سے مشہور ہے (۲۶۰) آریا سماجون پر حکمرانی کرتی ہے اسکا صدر مقام لاہور ہے۔ تقریبًا (۲۹) نمائیندے پنجاب کی مختلف آریا سماجیون کی طرف سے اس مین شامل ہین۔

(۳۱) اگست ۱۹۰۸ء کو اس کا کل سرمایہ (۳۰۱۳۳۹) روپیے ۱۱ر۲ پائی تہا متعدد صیغے اور کام اس انجمن سے تعلق رکہتے ہین ۱۹۰۹ء کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اسکی سالانہ آمدنی (۱۷۵۴۵۵) روپے اور خرچ (۱۳۴۵۰) روپیہ ہے۔

سوامی دیانند سرستی کی ہدایت کے مطابق ایک آریہ درسگاہ گروکل کے نام سے ہردوار مین قایم کی گئی ہے اسکا خرچہ اسی انجمن کے ایک فنڈ سے نکلتا ہے دو شخصون پنڈت لیکہ رام اور گرودت نامی نے اس انجمن کی بڑی خدمات انجام دی ہین انکی بیوی بچون کا خرچ بہی اس انجمن کی طرف سے دیا جاتا ہے ایک کتب خانہ بہی اس انجمن کی طرف سے لاہور مین قایم کیا گیا ہے جس مین (۷۷۳۹) کتابین جمع ہوئی ہین۔ کتابین دیکہنے والون سے دو آنے ماہوار فیس لی جاتی ہے۔ ایک اخبار ہفتہ وار انگریزی بہی اس انجمن کی طرف سے شایع ہوتا ہے جسکا نام "آریہ پتر" ہے ان مین سماجک خبرون کے علاوہ مذہبی علمی اور اخلاقی مضامین درج کئے جاتے ہین انجمن کی آمد و خرچ اور ماتحت انجمنون کی کارگزاری چہاپنے کے لیئے ایک ماہواری اخبار "ماسک سرکلر"

نکالا جاتا ہے۔

علاوہ نقد سرمایہ کے انجمن مذکور کے پاس مختلف مالیت کی جائدادین بہی ہین جو پنجاب کے مختلف مقامات مین ہین اور انکا انتظام اس انجمن کی طرف سے ہوتا ہے۔ ایک کمیٹی اس انجمن کی ماتحت اس غرض سے قایم ہے کہ وہ چہوٹے چہوٹے رسالے آریا مذہب کی اشاعت و حمایت اور آریون کی اخلاقی اور تمدنی اصلاح کے لئے شایع کرے بہت سے رسالے اُردو ہندی اور انگریزی مین اس کمیٹی کی طرف سے شایع ہو چکے ہین۔

دوسرے آریا پرتی ندی سبہا صوبجات متحدہ کی ہے جسکا صدر مقام آگرہ ہے۔ یہ (۲۱۲) آریا سماجون پر حکومت کرتی ہے اس کی سالانہ آمدنی (۵۹۳۰۱) روپیہ اور خرچ (۲۸۲۲۸) ہے فرخ آباد مین اس انجمن کی طرف سے ایک گروکل قایم ہے جو پہلے سکندرآباد مین تہا اس انجمن کی طرف سے بہی ایک ہفتہ وار اخبار "آریہ متر" کے نام سے ہندی زبان مین شایع ہوتا ہے۔

تیسری آریا پرتی ندی سبہا راجپوتانہ کی ہے جسکا صدر مقام بہرت پور ہے اسکی ماتحت صرف (۳۲) آریا سماجین ہین۔ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ع کو اس انجمن کا سرمایہ (۱۳۹۰) روپیہ ۹۔آنے ۸ پائی تہا متعدد واعظ اس انجمن کی طرف سے مقرر ہین جو ویدک مذہب کی اشاعت کا کام انجام دیتے ہین۔

چوتھی آریہ پرتی ندی سبہا بنگال اور بہار سے تعلق رکہتی ہے اس کے ذیل مین (۴۵) آریہ سماجین شامل ہین۔ متعدد واعظ اس انجمن کی طرف سے بہی اشاعت مذہب مین سرگرمی کے ساتہہ مشغول ہین۔ رانچی مین ایک چھاپہ خانہ بہی انجمن کی ملکیت مین ہے جس مین آریہ مذہب کی کتابین چہپتی رہتی ہین۔ اسکا صدر مقام بانکی پور ہے۔

پانچوین آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک متوسط اور برار کی ہے اسکے ماتحت ۲۹ - آریہ سماجین ہین سنہ ۱۹ء سے اس انجمن نے ایک یتیم خانہ جاری کیا ہے جس مین ۳۳ لاوارث بچے پرورش پاتے ہین - ہر مہینے مین اس انجمن کی طرف سے آریا سیوک، کے نام سے ایک اخبار ہندی زبان مین شایع ہوتا ہے اور متعدد واعظ اس انجمن کی طرف سے کام کرتے ہین اسکا صدر مقام نرسنگ پور ہے -

چھٹی سبہا کا نام آریہ پرتی ندہی سبہا بمبئی ہے جسکا صدر مقام بمبئی ہی ہے - اسکی نگرانی مین (۳۵) آریہ سماجین ہین سات واعظ اس انجمن کی طرف سے ویدک مذہب کی اشاعت کرتے ہین اس انجمن کی طرف سے ایک گروکل کھولنے کی تجویز ہو رہی ہے عورتون کی ہدایت کرنے کے لئے ایک خاص سماج اس انجمن کے زیر نگرانی کام کرتی ہے - ایک ہفتہ وار اخبار بہی اس انجمن کی طرف سے انگریزی اور گجراتی مین شایع ہوتا ہے جسکا نام آریہ پرکاش، ہے اس اخبار کے ساتھ آریہ مذہب کی خاص خاص کتابین گجراتی زبان مین ترجمہ ہو کر شایع ہوتی ہین جو خریدارون کو بلا قیمت تقسیم کیجاتی ہین ایک کارخانہ کتب فروشی بہی اس انجمن سے تعلق رکہتا ہے جسمین وید سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے رسالے تک موجود ہین اور یہ سب کتابین اور رسالے مختلف زبانون مین ہین سال گذشتہ مین اسکی آمدنی (۵۷۰۰) اور خرچ (۲۷۰۰) روپیے ہوا جس سے (۳۰۰۰) کی بچت ہوئی - اسکے علاوہ اس انجمن کی طرف سے دس ہزار روپیے کی رقم اشاعت وید کے لئے بینک مین جمع کی گئی ہے -

ساتوین آریہ پرتی ندہی سبہا بہار مین قایم کی گئی ہے جسکا صدر مقام مانڈلے ہے - یہ انجمن سنہ ۱۹۰۳ء سے قایم کی گئی ہے -

تجویز ہو رہی ہے کہ ایک ایسی عام انجمن قایم کیجائے جو تمام صدر انجمنون کو اپنی نگرانی اور سرپرستی مین لے سکے اور اسکا نام سوویلینک آریہ پرتی ندی سبھا اریہ ورت ہو۔ یعنی ہندوستان کی کل ملکی آریہ انجمن ۲۵۔ اگست ۱۹۰۶ء کو اگرہ مین اس تجویز کو عمل مین لانیکے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جس مین متحدہ پنجاب راجپوتانہ۔ ممالک متوسط و برار و بنگال و بہار کی صدر انجمنون کے نمایندے شریک ہوے تھے۔ یہ عام انجمن ان تمام انجمنون کے کام کی نگرانی کرے گی جو اطراف ہندوستان مین اشاعت مذہب کا کام دے رہی ہین۔ رفتہ رفتہ اس انجمن کی طرف سے غیر ملکون کو بھی مذہبی واعظ بھیجے جائینگے اس کا آیندہ اجلاس دہلی مین ہونا قرار پایا تھا۔

آریہ سماجون کا کام کس انتظام اور کس باقاعدگی سے انجام پاتا ہے اس کا اندازہ کرنے کے لئے نمونہ کے طور پر کرنال کی آریہ سماجون کا ذکر اس موقع پر کیا جاتا ہے اس علاقے مین (۴۷) سماجین ہین اور کل علاقہ دو حصون مین تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ شمالی ہے اور ایک جنوبی۔ شمالی حصے مین کرنال۔ تھانیسر کیتھل اور جنید شامل ہین اور جنوبی حصے مین پانی پت سونی پت دہلی اور رہتک شریک ہین دونون حصے مل کر کرنال سبھا منڈل کہلاتے ہین اور ہر حصہ کنتڈ کے نام سے موسوم ہے منڈل سبھا مین اس علاقہ کی تمام سماجون کی طرف سے (۶۴) نمایندے شامل کئے گئے ہین۔ سال گذشتہ مین اس سبھا کے ایک واعظ نے (۳۰۸) دن کام کیا۔ کام کی تفصیل یہ ہے کہ اوس نے (۴۹) آریہ سماجون مین اور (۲۳) دیگر مقامات مین وعظ کیا۔ واعظون کی تعداد (۲۴۵) بتائی گئی ہے اس کام کے لئے اس کو ۴۲۵۰ میل سفر کرنا پڑا (۳۴۳) روپیہ اس واعظ کو بطور تنخواہ کے اور (۳۲) روپیے ۱۲ آنے بطور سفر خرچ کے دیئے گئے۔ دوسرے

واعظ نے (۳۵۵) دن کام کیا (۵۲) آریہ سماجون مین اور (۱۱) دیگر مقامات مین اوس کے واعظ کئے گئے اور اس غرض کے لئے اس نے (۳۰۰۰) میل کا سفر کیا اس کو (۴۴۱) روپئے بطور تنخواہ کے اور (۳۰) روپیہ ۱۵ آنے بطور سفر خرچ کے دیئے گئے۔ تیسرے واعظ نے (۲۱۸) دن مین (۳۱) آریہ سماجون مین اور (۴) دیگر مقامات مین واعظ کیا اور اس کام کے لئے اوسکو (۲۰۰۰) میل کا سفر کرنا پڑا۔ اوسکو (۱۵۸) روپئے بطور تنخواہ کے اور (۷۶) روپیہ ۱۱ آنے بطور سفر خرچ کے دیئے گئے اسی اندازہ کے قریب دیگر واعظون کا کام قیاس کرنا چاہیئے جنہون نے اس سبھا کی نگرانی مین اپنا کام سال بھر مین انجام دیا۔ ان واعظون نے قصبات ہی مین نہین بلکہ دیہات مین بھی اپنا اثر خوب پھیلایا ہے اور زمینداروں چودھریون اور بکثیر لوگون کو اپنے حلقہ اثر مین شامل کر لیا ہے شادیون اور میلون کے موقعون پر اس سبھا کی طرف سے خاص طور پر واعظ بھیجے جاتے ہین جو نہایت جوش و خروش سے اپنا کام انجام دیتے ہین اس سال کے لئے اس سبھا کا بجٹ ڈھائی ہزار روپئے کا منظور کیا گیا ہے۔

چار سنیاسی۔ دو برہم چاری اور تین پنڈت ایسے ہین جو کسی آریہ پرتی ندی سبھا سے تعلق نہین رکھتے اور ہندوستان مین اپنی مرضی سے جہان چاہتے ہین جاتے اور آریہ مذہب کا وعظ کرتے ہین۔ پنجاب کی پرتی ندی سبھا کے متعلق اسوقت (۱۳) تنخواہ دار واعظ اور ۲۳۔ ایسے واعظ اور لیکچرار ہین جو سبھا کی طرف سے تنخواہ نہین پاتے اور انہون نے مذہبی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔

صوبجات متحدہ کی سبھا کے متعلق (۷) تنخواہ دار اور (۳۶) بلا تنخواہ کے واعظ ہین جو اپنی خدمت نہایت سرگرمی اور جوش کے ساتھ انجام کرتے ہین راجپوتانہ کی

سبھا کے ماتحت (۴۴) واعظ اور (۱۷) لکچرار ہین بنگال وبہار کی سبھا کی نگرانی مین ۴۴ واعظ (۱۰) لکچرار ہین۔ ممالک متوسط وبرار کی سبھا سے (۱۰) واعظ تعلق رکھتے ہین جو بلا تنخواہ اپنا کام کرتے ہین۔ بمبئی کی سبھا کے متعلق چار تنخواہ دار واعظ اور تین آنریری واعظ ہین۔

گروکل ہردوار سب سے زیادہ دلچسپ درس گاہ ہے جو پنجاب کی آریہ پرتی ندہی سبھا کی طرف سے قایم ہے۔ یہ دریاے گنگا کے کنارے کنکھل کے مقابل موضع کانگڑے مین ہے کل رقبہ (۱۹۴) بیگہ ہے اور تقریباً (۲۴۰۰۰) روپیہ اوس کی قیمت ہے یہ زمین نجیب آباد کے ایک رئیس منشی امن سنگہ نامی نے وقف کی تہی۔ سال گزشتہ مین اوس کی آمدنی (۲۴۵۶) روپیہ ہوئی تہی۔ اِس درسگاہ مین (۲۱۹) برہم چاری تعلیم پاتے ہین جو گیارہ جماعتون مین منقسم ہین یہ طلبا چار بجے صبح کے اوٹہا دیے جاتے ہین اور اسوقت وہ اپنے استادون کے ساتھہ رفع حاجت کے لئے باہر جاتے ہین اسکے بعد وہ اورون کے اُستاد گنگا کے کنارے ورزش کرتے ہین پہر کچہہ دیر عبادت مین مشغول ہوتے ہین۔ سوا چہہ بجے ہون کی رسم ادا کی جاتی ہے جو آریون کی ایک مذہبی رسم ہے پہر دودہ پیکر سوا سات بجے اپنی اپنی جماعت مین پڑہنے چلے جاتے ہین۔ ساڑہے دس بجے تک پڑہائی ہوتی ہے اسکے بعد ان کو کہانا دیا جاتا ہے جس مین ایک دال اور ایک ترکاری شامل ہوتی ہے اور فی طالب علم ایک چہٹانک گہی دیا جاتا ہے۔ لال مرچ کہٹائی پیاز وغیرہ سخت ممانعت ہے۔ کہانا کہانے کے بعد طلبا کچہہ دیر آرام کرتے ہین پہر ایک بجے سے چار بجے تک دوبارہ تعلیم ہوتی ہے بیچ مین دو بجے کے قریب اونکو دودہ پینے کے لئے دیا جاتا ہے اور پندرہ منٹ کی چہٹی دیجاتی ہے سوا چار بجے ورزش ہوتی ہے شام کا کہانا سات بجے ملتا ہے۔ سردیون کے موسم مین رات کو بہی کچہہ دیر پڑہائی

پڑہائی ہوتی ہے۔ان طلبا کی تعلیم کے لئے ہر علم اور ہر فن کے بڑے بڑے نامور اوستاد مقرر کئے
گئے ہین۔جن مین سے اکثر اوستاد آنریری کام کرتے ہین۔طلباء کے دودہ کے لئے
ایک گئوشالہ قایم کیا گیا ہے جس مین بہت سی گائین موجود ہین۔کہانا پکانے کے لئے
رسوئے مقرر ہین۔

حجامت کے لئے نائی کپڑا سینے کے لئے درزی پہرہ دینے کے لئے چوکیدار باغ
کے رکہہ رکہاؤ کے لئے مالی اور کہیرے مقرر ہین ہر موسم کے کپڑون اور قلم دوات اور کتابون
وغیرہ کا کافی ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔درسگاہ کے ساتھ ایک عمدہ کتب خانہ
بہی ہے جس مین انگریزی اور سنسکرت زبان کی کتابین ڈہائی ہزار سے زیادہ موجود ہین
ایک شفاخانہ بہی ہے جس مین بیدک اور ڈاکٹری کی دوائین موجود رہتی ہین۔دس ہزار
روپیے کے سائنس کے آلات اور پانچ سو روپے کا کنڈر گارٹن کا سامان بہی مہیا کیا
گیا ہے۔ورزش گاہ کے لئے ایک رئیس نے (۲۵۰۰) روپیہ دیا۔جو مختلف عمارتین
گروکل کے احاطہ مین تیار کرائی گئی ہین۔ان کی لاگت لوسے اکانوے ہزار روپیہ کے
قریب ہے طلبا کے دو فریق ہین۔ایک فریق کے طلباء کی پڑہائی دس سال کی ہے
اور ایک کی ۱۶ سال کی پہلے فریق کے طلباء سے (۱۰) روپیہ اور دوسرے فریق کے
طلبا سے (۱۵) روپیہ ماہوار فیس لی جاتی ہے۔اس مین خوراک پوشاک اور تمام
اخراجات شامل ہین۔اگر پنجاب کی سبہا کے پاس اسقدر روپیہ جمع ہو جائیگا کہ اسکے
سود سے گروکل کے اخراجات پورے ہو سکین۔تو پہر کسی طالب علم سے کسی قسم کی فیس
نہین لیجائے گی۔

اِس درس گاہ کے متعلق ہر سال نہایت دہوم دہام سے سالانہ جلسے منعقد ہوتے ہین

جن مین اطراف ملک سے نصف لاکھ کے قریب آدمی شریک ہوتے ہین اور اس موقعہ پر دولت مند لوگ بڑے بڑے چندے دیتے ہین اور زمین اور جائدادین وقف کرتے ہین ویدک میگزین کے نام سے ایک ماہوار انگریزی رسالہ بھی اس درسگاہ کی طرف شایع کیا جاتا ہے جس مین نہایت لایق اور عالم آریہ مضامین لکھتے ہین اور اس کی قیمت تین روپیہ سالانہ ہے مستقل فنڈ اس درسگاہ کا اسوقت (۲۴۸۹۵۳) روپیہ ہے جسمین عمارت اور اراضی بھی شامل ہے ہر سال اس فنڈ مین معقول اضافہ ہوتا رہتا ہے" لنڈن ٹائمز" سے ایک نامہ نگار نے حال مین اس درسگاہ کے متعلق رائے دی ہے کہ اس سے جو طلبا فارغ التحصیل ہوکر نکلین گے وہ ہندوستان مین بڑا انقلاب پیدا کرینگے اس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ اسکی تعلیم و تربیت ایسے نوجوانون کو پیدا کرے جو مشرقی اور مغربی علوم کے ماہر ہون انکے جسم اور دماغ طاقتور ہون انکی طبیعتین چست اور اخلاق درست ہون وہ ویدک مذہب کی اشاعت نہایت سرگرمی اور مستعدی سے کرین۔

علاوہ گروکل ہردوار کے گوجرانوالہ سورج کنڈ ضلع بدایون بد اسی ضلع مظفرنگر اور فرخ آباد مین بھی اس نمونہ کی درسگاہین اسی نام کے ساتھہ قایم کی گئی ہین۔ ڈیرہ بد ضلع ملتان مین بھی عنقریب ایک گروکل قایم ہونے والا ہے۔

سنسکرت اور انگریزی زبان کی تعلیم کے لئے بہت سے اسکول اور پاٹشالا بھی آریون نے مختلف مقامات مین قایم کئے ہین لاہور مین دیانند اینگلو ویدک کالج نہایت مشہور درسگاہ ہے جس سے سینکڑون طلبا تعلیم پاکر نکل چکے ہین اسکی تعلیم بہ نسبت دیگر کالجون کے بہت ارزان ہے۔ آریون کے قایم مقام کئے ہوئے اسکول جو ہین سے بعض مڈل کے درجہ تک تعلیم دیتے ہین اور بعض انٹرنس تک

لڑکون کے علاوہ لڑکیون کی تعلیم وتربیت کی طرف بہی آریون نے خاص توجہ مبذول کی ہے۔ جبل پور ممالک متوسط مین ایک مرکزی انجمن عورتون کی اصلاح اور ترقی حالت کے لیئے قایم ہوئی ہے جسکے ماتحت گیارہ زنانہ انجمنین اپنا کام کر رہی ہین۔

اس انجمن کی طرف سے ایک بیوہ خانہ اور ایک زنانہ تعلیم گاہ جاری کی گئی ہے۔ اور "آریہ ونتا" کے نام سے ایک اخبار بہی اس انجمن کی طرف سے شایع ہوتا ہے۔ چار عورتین اس انجمن کی طرف سے وعظ کی خدمت انجام دیتے ہین۔ متعدد کتابین عورتون کی درستی اخلاق اور تعلیم کے لیئے اس انجمن نے تیار کر کے شایع کی ہین۔ جالندہر مین ایک اعلیٰ درجہ کا مدرسہ نسوان ہے جسمین دس جماعتین ہین (۲۰۳) لڑکیان اس مین تعلیم پاتی ہین اوسکے ساتہہ ایک بورڈنگ ہوس ہے جس مین (۱۲۵) لڑکیان رہتی ہین بورڈنگ ہوس کی فیس آٹہہ روپیہ ماہوار ہے۔ سال گزشتہ مین اسکی آمدنی (۱۳۰۱۲) روپیہ ۱۵ آنے اور خرچ (۹۰۸۴) روپیہ ۹ آنے ہوا۔ یہان لڑکیون کو سنسکرت۔ ہندی اور انگریزی مین تعلیم دیجاتی ہے جن مضامین کی تعلیم دیجاتی ہے وہ حسب ذیل ہین۔

نقشہ کشی انتظام خانہ داری۔ کہانا پکانا۔ سینا پرونا۔ اشیا کا سبق حساب جغرافیہ۔ تاریخ۔ گانا بجانا۔ مٹی وغیرہ کے کہلونے بنانا تعلیم کے علاوہ یہان لڑکیون کی تعلیم وتربیت کے لئے مختلف مقامات مین جاری کی ہین جو بہت عمدگی سے چل رہی ہین آریا عورتون کی سماجین بہی تقریبًا ہر صوبے مین ہین۔ چنانچہ پنجاب مین جالندہر لاہور لائل پور۔ پشاور۔ ہرچار لدہیانہ۔ سری گوبند پور۔ گونڈا۔ انبالہ چہاونی مین اور ممالک متحدہ مین میرٹھ۔ بدایون۔ مظفر نگر۔ ڈیرہ دون۔ الہ آباد مین اور راجپوتانہ مین اجمیر۔ بہرت پور مین اور صوبہ بمبئی اور صوبہ بنگال مین بہی مختلف مقامات مین یہ سماجین قایم ہین۔ یہہ

عورتون کی درستی حالت کے لئے پانچ رسالے بھی شایع ہوتے ہین جن مین سے ۴ ماہوار ہین اور ایک پندرہ روزہ ہے ان مین سے صرف ایک رسالہ اردو زبان مین شایع ہوتا ہے باقی تمام رسالے ہندی زبان مین نکلتے ہین۔ یہ پانچ رسالے لاہور جالندھر علی گڈھ جبل پور اور میرٹھ سے شایع ہوتے ہین۔ جالندھر مین ایک بورڈنگ ہوس خاص بیوہ لڑکیون کے لئے قایم کیا گیا ہے۔ پونا اور جبل پور مین بیوہ خانے قایم ہین جن مین بیوہ عورتون کی پرورش ہوتی ہے پونا کے بیوہ خانے کا مستقل سرمایہ (۴۲۰۰۰) روپیہ ہے سات ایکڑ اراضی (۳۵۰۰۰) روپیہ کی عمارت اور (۱۰۰۰۰) روپے کے بیمے اس بیوہ خانے کے متعلق ہین۔ سال گذشتہ مین اس خرچ کا (۸۷۷۸) روپیہ (۱۱) آنے چھ پائی ہوا اور (۷۵) بیواؤن کی تعلیم اور پرورش کا انتظام کیا گیا۔ شاہجہان پور مین ایک انجمن "بال بدھوا پرچارک سبھا" کے نام سے مہاراجہ بڑودہ کی سرپرستی مین قایم ہے جو بیواؤن کی شادی کے متعلق واعظ و ہدایت کرتی رہتی ہین۔ یہ سبھا ۱۹۰۵ء مین قایم ہوئی تھی اس کے ذریعہ سے اب تک (۱۵۰) شادیان بیواؤن کی ہو چکی ہین۔ جھانسی اور دہلی مین بھی ایسی ہی سبھائین قایم ہین جو اپنے فرائض نہایت عمدگی اور خوبی سے انجام دے رہی ہین

یتیم خانے آریون نے جن مختلف مقامات مین قایم کئے ہین۔ انکے نام حسب ذیل ہین۔

فیروزپور (پنجاب) اجمیر۔ بریلی بھوانی ضلع حصار۔ آگرہ۔ گوجرانوالہ میرٹھ۔ باندہ۔ نرسنگھ پور مظفر گڑھ۔ لاہور جہلم راہون۔ کانپور۔ شاہ پور۔ فرخ آباد۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ بھرتپور۔ ڈیرہ دون وغیرہ۔ فیروزپور کا یتیم خانہ ۱۸۹۵ء سے جاری ہوا ہے گیارہ سال کے عرصہ مین اس یتیم خانے سے (۱۵۷۱) یتیمون کی پرورش ہو چکی ہے۔ اسوقت (۱۴۸) یتیم لڑکے

اور لڑکیان اس مین موجود ہین پرورش کے علاوہ ان یتیمون کو یہان تعلیم دیجاتی ہے اور دستکاری کے خاص خاص ہنر بہی سکہائے جاتے ہین جن سے وہ اپنی روزی کما سکین اسکا ماہوار خرچ (۱۲۰۰) روپے کا ہے سال گذشتہ مین اس کی آمدنی (۱۴۷۰۹) روپیہ ۱۴ آنے ۵ پائی اور خرچ (۱۵۶۳۸) روپیہ ۱۳ آنے ہوا ایک ماہوار رسالہ بہی اس یتیم خانہ کی طرف سے شایع ہوتا ہے جس مین یتیم خانہ کی آمد خرچ اور یتیمون کے داخل اور خارج ہونے کے حالات درج ہوتے ہین اجمیر کے یتیم خانے مین پچہلے سال (۱۵۷) یتیم موجود تھے۔ بریلی کے یتیم خانے مین (۷۹) یتیم ہین۔ اسکی آمدنی سال گذشتہ مین (۸۳۰۲) روپے ۱ آنہ ۵ پائی ہوئی اور خرچ (۷۸۷۶) روپیہ ۱۱ آنے ہوا۔ سال کے اختتام پر جو بقایا موجود تہا اس کا اندازہ (۲۶۶۰) روپے ۸ آنے کیا گیا ہے یہان بہی یتیم لڑکون اور لڑکیون کو ہندی اور حساب وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے اور مختلف دستکاریان سکہائی جاتی ہین۔ بہوانی ضلع حصار کے یتیم خانہ سے جو سنہ ۱۸۹۹ع مین قایم کیا گیا تہا (۲۲۶) یتیمون نے پرورش پائی ہے سال گذشتہ مین (۴۳) یتیم اس مین موجود تھے۔

سالانہ آمدنی (۸۲۳۵) روپے چہہ آنے ۶ پائی اور خرچ (۳۶۹۳) روپے ۱۰ آنے ۹ پائی ہوا۔ (۳۱۶۴۳) روپے ۱۱ آنے کی رقم بطور بقایا کے موجود تہی۔ بانڈہ کے یتیم خانہ مین ۲۱ یتیم پرورش پا رہے ہین سال گزشتہ مین اسکی آمدنی (۳۵۱۴) روپے اور خرچ ۳۵۷ روپے ہوا۔ لالہ لاجپت رائے نے قحط کی امداد کے لئے جو روپیہ جمع کیا تہا اس مین سے ایک بڑا حصہ اس یتیم خانے کو دیا گیا ہے۔

ماہوار رسالہ جبلپور سے ایک ماہوار ہندی رسالہ اجمیر سے دو ماہوار ہندی رسالے اور بمبئی سے ایک ہفتہ وار گجراتی انگریزی اخبار شایع ہوتا ہے۔

آریون نے جولائی ۱۹۰۸ء سے مذہب تبدیل کرانیکا کام بہی نہایت وسیع پیمانے پر اپنے
ہاتہہ مین لیا ہے اور اسکے لئے ایک خاص انجمن بہارت شدہی سبہا کے نام سے قایم
کی گئی ہے یہ تحریک پنڈت بہوجدت اڈیٹر اخبار "مسافر آگرہ" نے شروع کی ہے ۔ اسوقت
سبہا کی طرف سے دو تنخواہ دار اور دو آنریری واعظ کام کر رہے ہین سال حال مین اس
سبہا کے ممبرون نے ضلع باندہ مین گیارہ عیسائیون اور مسلمانون کا مذہب تبدیل کرایا۔
رام گنگا کے کنارے شدہی سبہا کو ایک زمین مل گئی ہے جہان تو آریہ لوگون کی تعلیم
گاہ قایم کی جائے گی اور اس کا نام آریہ مسافر دو یالہ ہوگا" ۱۰ فروری ۱۹۰۸ء کو راجپوت
شدہی سبہا نے جو سبہا مذکور کی شاخ ہے میوارہ ضلع اٹاوہ مین (۵۴)
مسلمان راجپوتون کو آریہ کیا۔ حیدر آباد دکن کی آریہ سماج نے ۱۱ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ایک
عیسائی شخص کو مع اسکی عورت اور دو بچون کے آریہ بنایا۔
۱۲۔ نومبر ۱۹۰۸ء کو آریہ سماج مندر لاہور مین (۱۰۰) اشخاص مع عیال کے شدہ کیے گئے
جن کا اصلی مذہب کبیر پنتہی تہا۔ دیگر مقامات مین جو لوگ ۱۹۰۸ء مین آریہ کیے گئے۔
انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ فیروزپور ۹ مسلمان راولپنڈی (۱) عیسائی۔ باندہ (۲) عیسائی اور ۳
مسلمان۔ کردی ضلع باندہ (۲) عیسائی اور ۹ مسلمان دینانگر (۱) عیسائی کہار سیال کوٹ (۳۰۰) میگھ
قوم کے لوگ گوجرانوالا (۲) جوگی کہتری سنبہل (۱) مسلمان پیلی بہیت ۳ عیسائی۔ داتا گنج (۱) عیسائی
آگرہ (۱) مسلمان (۱) عیسائی بہوربریلی (۱) مسلمان ایٹہ (۱) عیسائی ضلع بجنور (۱۰) تہپت قوم کے لوگ
حیدر آباد سندہ (۱) مسلمان۔ اجمیر آٹہہ مختلف مذہب کے لوگ گجرات (۱) مسلمان
ریاست دیواس (۲) تہپت قوم کے فقط۔

کارخانہ عزیزی پریس آگرہ کی مشہور قابل دید کتابین

تاریخ شاہان اسلام ۔ موجودہ زمانہ کے محکمہ انجنیری پبلک ورکس اور واٹر ورکس کے کارخانون کو دیکھکر ناسمجھہ اور ناواقف لوگ اعتراض کرتے ہین کہ گذشتہ شاہان اسلام کے زمانے مین ان باتون کا وجود نہ تہا ۔ اور یہ مفید خلایق کام جو آجکل جاری ہوئے ہین شاہی زمانہ مین انکا نام ونشان تک نہ تہا چنانچہ اس جامع تاریخ مین لوگون کی اس غلط فہمی کو اچھی طرح سے رفع کردیا گیا ہے جو شخص اس کتاب (تاریخ) کو شروع سے اخیر تک پڑہ لیگا اسکو بخوبی پتہ لگ جائیگا کہ جو جو آسایش وآرام پبلک کو اسوقت حاصل ہین وہ گذشتہ شاہان کے عہد حکومت مین بلاکسی معاوضہ یا ٹیکس کے حاصل تھے یہ کتاب کوئی معمولی کتاب نہین ہے بلکہ قابل مصنف نے تاریخ فرشتہ تزک جہانگیری ۔ آئین اکبری ۔ تاریخ دکن سفرنامہ ابن بطوطا ۔ رسائل شبلی ۔ دربار اکبری وغیرہ مشہور کتابون سے مرتب کیا ہے چھپائی ۔ لکھائی ۔ نہایت نفیس قیمت اصلی عہ ۱ر ۔ رعایتی ۸ر علاوہ محصول ۔

ناصح مشفق ۔ یعنی (نصیحت کے پورے ایکسو سچے موتی ۔) یہ کتاب نوعمرون بالخصوص بچون کے لئے نہایت مفید کتاب ہے چھوٹے چھوٹے بچے جو اردو پڑہ سکتے ہون اونہین اس کتاب کو پڑہائیے ۔ بڑے سے بڑے اوستاد وہ تعلیم نہین دیسکتے جو اس چھوٹی کتاب مین نئے دہنگ پر دی گئی ہے قیمت ۲۰ر رعایتی ۱۰ر علاوہ محصول ڈاک ۔

ملنے کا پتہ ۔ عزیزی پریس آگرہ